ساحلی شہر میں 100 نئے بستر مختص، مگر ہسپتال کی عمارت ابھی زیرِ تعمیر

(نمائندہ خصوصی برائے صحت)

ساحلی شہر میں 100 نئے بستروں کا ہسپتال بظاہر ایک بڑی خبر ہے، مگر وہاں جانے والے مریض جانتے ہیں کہ فی الحال یہ خبر سے زیادہ ایک وعدہ ہے۔ ہسپتال کی عمارت ابھی مکمل نہیں ہوئی، اور جو حصہ کام کر رہا ہے وہ پرانی ڈسپنسری کی توسیع ہے۔ وہاں ایمرجنسی، زچہ و بچہ اور ڈائیلاسز کے لیے جو بستر مختص کیے گئے ہیں، وہ ابھی تک ایک ہی چھت تلے موجود ہیں۔ مریض اور تیمارداروں کو ایک ہی راہداری سے گزرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے انفیکشن کے خطرات کم ہونے کے بجائے بڑھ گئے ہیں۔

ہسپتال کی ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر نسرین فاطمہ کے مطابق منصوبے کی کل لاگت 2 ارب 40 کروڑ روپے ہے، جس میں سے 1 ارب 15 کروڑ روپے صوبائی حکومت نے فراہم کیے۔ باقی رقم مخیر حضرات کے عطیات اور ضلعی ترقیاتی فنڈ سے پوری کی جانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹھیکیدار کمپنی کو مارچ 2025ء تک کام مکمل کرنا تھا، مگر اب تک صرف 38 فیصد کام ہوا ہے۔ ’’ہم روز فون کرتے ہیں، خط لکھتے ہیں، لیکن عمارت کے ستون اوپر نہیں اٹھ رہے۔‘‘

ڈاکٹر نسرین فاطمہ کے مطابق ایمرجنسی وارڈ میں 24 بستر ہیں، مگر ایک وقت میں 40 مریض وہاں موجود ہوں تو فرش پر گدے بچھانے پڑتے ہیں۔ زچہ و بچہ وارڈ میں 16 بستروں کی گنجائش ہے، لیکن ہر ماہ 1 ہزار 200 سے زائد خواتین رجسٹر ہوتی ہیں۔ ڈائیلاسز یونٹ کے پاس صرف 6 مشینیں ہیں، جبکہ ضلع میں گردے کے مریضوں کی تعداد 2016 کی مردم شماری کے مطابق 1 ہزار 900 سے زیادہ ہے۔ ’’ہمارے پاس ہر ہفتے 30 نئے مریض آتے ہیں، ہم کس کس کو مشین پر بٹھائیں؟‘‘ انہوں نے کہا۔

ہسپتال کے ایک ڈاکٹر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ایمرجنسی وارڈ میں ایک ہی وینٹی لیٹر دستیاب ہے، جبکہ آئی سی یو کا کوئی وجود نہیں۔ ’’رات کو کوئی سنگین حادثہ ہو جائے تو ہم مریض کو ریفر کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، کیونکہ قریب ترین بڑا مرکز بھی 90 کلومیٹر دور ہے۔‘‘ ان کے مطابق عملے کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ 100 بستروں کے لیے 42 ڈاکٹر اور 110 نرسیں درکار ہیں، جبکہ موجود ہ تعداد نصف سے بھی کم ہے۔

ڈاکٹر نسرین فاطمہ کا کہنا ہے کہ